۲

فراق گورکھپوری (۱۸۹۶ء۔ ۱۹۸۲ء)

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں

اس سبق کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غزل کی شاعری میں مطلع، مطلعِ ثانی اور مقطع کو شناخت کر سکیں اور ان کے استعمال کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- کسی ادبی، علمی یا صحافتی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں استدلال، درست تلفظ اور عمدہ لب و لہجے کے ساتھ زبانی (فی البدیہہ اور یاد کی ہوئی) تقریر کر سکیں۔
- مختلف منظوم اور منثور اصنافِ ادب پڑھ کر شعرا / مصنفین کے طرزِ تحریر پر تبصرہ کر سکیں۔
- محاسنِ کلام (علمِ بیان کی اصطلاحات، تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجازِ مرسل) کو شناخت کر سکیں۔

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں

آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا
آج ہی خاطرِ بیمار شکیبا بھی نہیں

بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا مقام
کنجِ زنداں بھی نہیں وسعتِ صحرا بھی نہیں

ارے صیاد ہمیں گل ہیں ہمیں بلبل ہیں
تو نے کچھ آہ سنا بھی نہیں دیکھا بھی نہیں

یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق
مگر اے دوست کچھ ایسوں کا ٹھکانہ بھی نہیں

منہ سے ہم اپنے برا تو نہیں کہتے کہ فراق
ہے ترا دوست مگر آدمی اچھا بھی نہیں
(شبنمستان)

فراق گورکھ پوری (۱۸۹۶ء۔ ۱۹۸۲ء)

رگھوپتی سہائے نام، فراق گورکھ پوری قلمی نام اور تخلص فراق۔ گورکھ پور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام منشی گورکھ پرشاد تھا جو شہر کے ایک مشہور وکیل تھے۔ تعلیم بہت اچھے ماحول میں ہوئی۔ جس کے باعث کالج اور یونیورسٹی کے امتحانوں میں بہت اونچی پوزیشن حاصل کیں۔ بی۔ سی۔ ایس اور آئی۔ سی۔ ایس کے امتحانوں میں کامیابی حاصل کی اور انڈین سول سروس کے لیے منتخب ہوئے لیکن اپنی افتادِ طبع کے سبب یہ راستہ اختیار نہ کیا۔ ایم اے انگریزی کرنے کے بعد درس و تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ اس کا تعلق ترقی پسند تحریک سے رہا۔ بعد ازاں تحریک سے الگ ہو گئے۔

فراق گورکھ پوری نے نظمیں، غزلیں اور رباعیاں لکھی ہیں لیکن ان کی زیادہ شہرت ان کی غزلوں کی وجہ سے ہے۔ ان کی غزلوں میں نئے دور کا احساس اور نئی ڈگر کا شعور پایا جاتا ہے۔ انھوں نے زندگی کے سیاسی اور سماجی معاملات کو عالمگیر انسانی پس منظر میں دیکھا ہے اور ان کو انسانی احساسات و جذبات کی روشنی میں پیش کیا۔ انہیں حیات و کائنات پر مکمل ایمان تھا اور اسی ایمان کو انہوں نے اپنی عشقیہ شاعری کا اہم جزو بنایا ہے۔ ان کی شاعری میں ترقی پسندانہ سوچ کی عکاسی ملتی ہے۔ صداقت، جذبات کے ساتھ ساتھ اسالیت، کیفیت، ہمہ گیری اور زبان و بیان کا خاص انداز ان کی شاعری کی پہچان ہے وہ استعاروں اور تشبیہوں کے ذریعے اپنے کلام میں ندرت پیدا کرتے ہیں۔ تصانیف: روحِ کائنات، گلِ رعنا، مشعل، شبستان وغیرہ ان کی غزلیں اور نظمیں ہیں۔

مشق

۱۔ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

الف۔ شاملِ نصاب غزل شاعر کے کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

(الف) غزلستان (ب) روحِ کائنات (ج) شبنمستان (د) گلِ رعنا

ب۔ فراق کون سی صدی کے شاعر ہیں؟

(الف) اٹھارویں (ب) انیسویں (ج) بیسویں (د) اکیسویں

ج۔ شاعر کو ایک مدت سے کس کی یاد نہیں آئی؟

(الف) دوست کی (ب) محبوب کی (ج) رقیب کی (د) زمانے کی

د۔ خاطر بیمار کون ہے؟

(الف) محبوب (ب) شاعر (ج) رقیب (د) ناصح

ر۔ کون گل ہے اور کون بلبل ہے؟

(الف) شاعر (ب) دوست (ج) محبوب (د) رقیب

۲۔ درجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ سکونِ دل وحشی کا مقام کہاں ہے؟ ب۔ شاعر کو ایک مدت سے کس کی یاد نہیں آئی؟

www.ilmkidunya.com

ج۔ شاعر نے سر اور دل میں کس چیز کی کمی کا ذکر کیا ہے؟ د۔ شاعر کسے برا نہیں کہتا اور کیوں؟

۳۔ درجہ ذیل اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر انداز بیاں، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں اور فراق گورکھپوری کے طرز تحریر پر تبصرہ کریں۔

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترک محبت کا بھروسا بھی نہیں نہیں
یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانہ عشق
مگر اے دوست کچھ ایسوں کا ٹھکانہ بھی نہیں

۴۔ درج ذیل غزل کو پڑھ کر اس میں سے مطلع، مطلع ثانی اور مقطع کی نشان دہی کریں۔

دیدار میں اک طرفہ دیدار نظر آیا
ہر بار چھپا کوئی ہر بار نظر آیا
چھالوں کو بیاباں بھی گلزار نظر آیا
جب چھیڑ پر آمادہ پر خار نظر آیا
ذرہ ہو کہ قطرہ ہو خم خانہ ہستی میں
مخمور نظر آیا سرشار نظر آیا
اے عشق قسم تجھ کو معمورۂ عالم کی
کوئی غم فرقت میں غم خوار نظر آیا
شب کٹ گئی فرقت کی دیکھا نہ فراق آخر
طول غم ہجراں، بھی بے کار نظر آیا

۵۔ اپنے مطالعے، مشاہدے اور تجربے کی روشنی میں "وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ" کے موضوع پر استدلال، درست تلفظ اور عمدہ لب و لہجے کے ساتھ اپنی جماعت کے سامنے فی البدیہہ تقریر کریں۔

۶۔ علم بیان کی اصطلاحات (تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجاز مرسل)

i۔ استعارہ اور ارکان استعارہ

استعارہ کے لفظی معنی ادھار لینے کے ہیں۔ علم بیان کی رو سے جب کوئی لفظ اصل کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور اس کے حقیقی اور مجازی معنوں کا میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ تشبیہ میں جو بات مشبہ میں ہوتی ہے اس کا ذکر استعارہ میں نہیں ہوتا۔ لیکن استعارہ میں مشبہ بہ کو مشبہ مان لیا جاتا ہے۔ مثلاً: ماں اپنے بچے کے لیے کہے: چاند سو رہا ہے۔

اک روشن دماغ تھا نہ رہا

شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا

ارکان استعارہ: استعارہ کے تین ارکان ہوتے ہیں۔

ا۔ مستعار لہ: جس کے لیے لفظ اُدھار لیا جائے اس کا ذکر استعارے میں نہیں ہوتا۔ اوپر دی گئی مثالوں میں بچہ اور عظیم شخصیت بطور مستعار لہ لوگوں کے استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ مستعار منہ: جس لفظ یا معنی اُدھار لیے جائیں۔ اوپر دی گئی مثالوں میں چاند اور روشن چراغ

۳۔ وجہ جامع: مشترک خوبی یا خامی، اوپر دی گئی مثالوں میں خوبصورتی اور علم کی روشنی۔

ii۔ تشبیہ اور ارکان تشبیہ

تشبیہ کے لفظی معنی ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند قرار دینا یا مثال دینا۔ اور علم بیان کی رو سے ایک چیز کسی مشترک خوبی کی بنا پر دوسری چیز کے مانند قرار دیا جائے۔ جب کہ وہ خوبی دوسری چیز میں زیادہ پائی جاتی ہو تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔ مثلاً: چشمے کا پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے

ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

تشبیہ کے پانچ ارکان ہوتے ہیں:

مشبہ، مشبہ بہ، حرف تشبیہ، وجہ تشبیہ، غرض تشبیہ

iii۔ کنایہ

کنایہ کے لغوی معنی چھپی ہوئی، پوشیدہ یا مبہم بات کے ہیں۔ جب کوئی لفظ حقیقی کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ اس سے حقیقی معنی بھی مراد لیے جا سکیں۔ مثلاً: بال سفید ہو گئے مگر عادتیں نہ بدلیں۔ یہاں بال سفید ہونا سے مراد عمر کا زیادہ ہونا ہے۔

اُسے کالے نے کاٹا سے مراد سانپ نے کاٹا۔

۴۔ مجاز مرسل:

اگر کسی لفظ کو حقیقی کی بجائے مجازی (غیر حقیقی) معنوں میں استعمال کیا جائے اور دونوں میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو تو اُسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔

مجاز مرسل کے استعمال کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

i. جزو کہہ کر کل مراد لینا۔ مثلاً: انسان کی زندگی چار دن کی ہے۔

ii. کُل کہہ کر جُزو مراد لینا۔ مثلاً: احمد لاہور میں رہتا ہے۔

iii. ظرف کہہ کر مظروف مراد لینا۔ مثلاً: اکرم نے بوتل پی۔

iv. مظروف کہہ کر ظرف مراد لینا۔ مثلاً: چائے چولہے پر رکھی ہے۔

❖ تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجاز مرسل کی درج ذیل مثالوں میں شناخت کریں۔

www.ilmkidunya.com

والد نے اپنے بیٹے سے کہا: میرا شیر آگیا۔

اسلم کے دانت موتیوں کی طرح چمکدار ہیں۔

جب سے چولہا ٹھنڈا ہوا کوئی پوچھنے والا نہیں۔

آمنہ بازار سے سودا لائی۔

سرگرمیاں

- انٹرنیٹ کی مدد سے فراق گورکھپوری کی غزلیں سنیں اور اپنی رائے کا اظہار کریں
- لائبریری سے فراق کے کسی مجموعہ کلام کا مطالعہ کریں اور شاعر کے طرز تحریر پر تبصرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو تقریر لکھنے کے لیے لائبریری سے یا انٹرنیٹ کی مدد سے دیگر حوالہ جاتی مواد تلاش کرنے میں مدد دیں اور فہرست کی ترتیب سمجھائیں درجہ بندی کے لحاظ سے انھیں کتابیں ڈھونڈنے میں مدد کریں نیز ڈیجیٹل لائبریری کا استعمال بھی سکھائیں۔

www.ilmkidunya.com